(جلد دوم)

مناقب اہل بیتؑ

مشہور عربی کتاب

القطرة من بحار مناقب النبي والعترة

کا ترجمہ

مؤلف

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم

حجۃ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور فون 5425372

کل الحقوق محفوظة

نام کتاب .... مناقب اہل بیت (جلد دوم)

مولف .... آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم .... حجۃ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

اہتمام .... مولانا ریاض حسین جعفری (فاضل قم)

ناشر .... ادارہ منہاج الصالحین لاہور

پروف ریڈنگ .... غلام حیدر جعفری

ہدیہ .... =/200 روپے

الفضل ما شهدت به الاعداء

"فضیلت وہی ہے جس کی دشمن بھی گواہی دیں۔"

اس سے بڑھ کر واضح اور روشن دلیل اور کیا ہو سکتی ہے؟ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے آقا کے ارشادات پر عمل کر سکیں۔"

(بحار الانوار: ۶۹/۱۴۹ حدیث ۵)

اوصاف الشیعہ

(۱۵۹/ح) کتاب نوف بکالی روایت میں امیر المومنینؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت نے اپنے غلام نوف سے فرمایا: اے نوف کیا سو رہے ہو یا بیدار ہو؟

اس نے عرض کیا یا امیر المومنینؑ! میں بیدار ہوں اور آنکھیں آپ کی طرف لگائے ہوئے ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ میرے شیعہ کون ہیں، اور ان کے صفات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: خدا کی قسم میں نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا: میرے شیعہ وہ ہیں جن کے لب خشک اور پیٹ کمر کے ساتھ لگے ہوتے ہیں۔ خدا کی معرفت اور خوف پروردگار ان کے چہروں سے نمایاں ہوتا ہے۔ رات کو ایک گوشے میں عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور خدا سے ڈرتے ہیں اور دن کے وقت شیر کی طرح چوکس و ہوشیار ہوتے ہیں۔ جب رات کی تاریکی ہر طرف کو گھیر لیتی ہے تو وہ عبادت کے لئے کمر ہمت باندھ لیتے ہیں، کبھی پاؤں پر کھڑے قیام میں رہتے ہیں اور کبھی عظمت پروردگار کے سامنے زمین پر سجدہ میں گر جاتے ہیں۔ ان کے رخساروں پر آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور نالہ و گریہ کے ساتھ خدا سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے عذاب سے رہائی عطا فرما۔ دن کے وقت وہ عالم، بردبار، حوصلہ مند، قابل احترام، خوش اخلاق، نیکوکار اور پرہیزگار ہوتے ہیں۔

اے نوف! ہمارے شیعہ وہ ہیں زمین جن کا بچھونا اور پانی ان کی لذیذ ترین غذا ہے۔ ہر وقت قرآن کے ساتھ رہتے ہیں۔ اگر کسی جماعت میں جائیں تو وہ ان کو پہچانتے نہیں ہیں اور

اگر غائب ہوں اور نظر نہ آئیں تو ان کی تلاش میں نہیں نکلا جاتا۔

شِيعَتِي مَنْ لَمْ يَهِرَّ هَرِيرَ الْكَلْبِ وَلَا يَطْمَعْ طَمَعَ الْغُرَابِ وَلَمْ يَسْأَلِ النَّاسَ وَلَوْ مَاتَ جُوعًا

"میرے شیعہ وہ ہیں جو کتوں کی طرح آواز نہیں نکالتے، کوّے کی طرح حریص لالچی نہیں ہوتے اور لوگوں سے مانگتے نہیں ہیں اگرچہ بھوک سے مر جائیں۔"

اگر کسی مومن کو دیکھیں تو اس کا احترام کرتے ہیں اور جب کسی فاسق و فاجر شخص کو دیکھیں تو اس سے دوری اختیار کر لیتے ہیں۔

اے نوف! خدا کی قسم! میرے شیعہ ایسے لوگ ہیں جن کے شر سے دوسرے لوگ محفوظ رہتے ہیں۔ ان کے دل غمگین ہوتے ہیں اور ان کی دنیاوی خواہشات بہت کم ہوتی ہیں۔ نیک و پاکدامن ہوتے ہیں۔ ان کے جسم اگرچہ مختلف ہیں لیکن دل سب کے ایک ہیں۔

نوف کہتا ہے: میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! جن لوگوں کے آپ نے اوصاف بیان کیے ہیں ان کو میں کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا: ایسے لوگ سب سے جدا گوشوں میں ملیں گے۔ اے نوف! قیامت کے دن پیغمبر اکرم تشریف لائیں گے اس حال میں کہ آپ نے خدا کے دین کی مضبوط رسی کو پکڑ رکھا ہوگا۔ میں نے ان کے دامن کو پکڑ رکھا ہوگا۔ میری اہل بیت نے میرا دامن پکڑا ہوگا اور ہمارے شیعوں نے ہمارا دامن پکڑا ہوگا۔ ہم اس وقت کہاں جائیں گے؟ خدا کی قسم، آپ ہم سب کو بہشت کی طرف لے جائیں گے۔ آپ نے یہ جملہ تین بار دہرایا۔

(بحارالانوار ۶۸/۱۹۱ حدیث ۴۷)

شیعیان علی

(۸/۲۵۹) نیز اسی کتاب میں نوف بکالی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے: مجھے ضرورت کے تحت امیر المومنین کے پاس جانا پڑتا۔ آپ کی خدمت میں شرفیاب ہونے کے لیے میں اپنے ساتھ اس وقت کے سرکردہ افراد جندب بن زہیر، ربیع بن خثیم، اس کا بھتیجا اور

بہت شوق رکھتے تھے۔

ہم نے حضرت کے ساتھ اس وقت ملاقات کی جب آپ گھر سے باہر نکل کر مسجد کی طرف جا رہے تھے ہم بھی آپ کے ساتھ ہو لئے، راستے میں ہماری ملاقات چند ایسے افراد سے ہوئی، جو تن پرور، ہنس مکھ، حضرت کے دوران اور فضول، فالتو گفتگو میں مشغول تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ امام علیہ السلام ان کی طرف آ رہے ہیں تو فوراً سب کھڑے ہو گئے اور سلام عرض کیا۔ امیر المومنینؑ نے ان کو جواب دیا۔ پھر آپ نے ان سے فرمایا تمہارا تعلق کس گروہ سے ہے؟

انہوں نے عرض کیا یا امیر المومنینؑ! ہم آپ کے شیعوں میں سے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا: خیر ہے۔

اس کے بعد فرمایا:

یا ھؤلاء مالی لا اری فیکم سمۃ شیعتنا وحلیۃ احبتنا اھل البیت؟

"اے لوگو! میں نہیں جانتا کہ میں تم میں اپنے شیعوں کی علامت اور ہم اہل بیت علیہم السلام کے دوستوں کی خصوصیت کیوں نہیں دیکھ رہا"

ان لوگوں نے حضرت کے اس کلام کو سن کر حیا اور شرمندگی سے اپنے سر نیچے کر لئے۔

نوف کہتا ہے جندب اور ربیع نے حضرت کی طرف منہ کیا اور عرض کرنے لگے: یا امیر المومنین آپ کے شیعوں کی علامتیں اور خصوصیات کیا ہیں؟ آپ نے ان دونوں کا جواب دینے سے پرہیز کیا اور فرمایا: تقویٰ اختیار کرو، نیک بنو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ خدا صاحبان تقویٰ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔

ہمام بن عبادہ نے جو ایک عبادت گزار اور مجتہد شخص تھا عرض کیا: آپ کو اس خدا کی قسم جس نے آپ اہل بیت علیہم السلام کو عزت دی اور منتخب کیا، اپنے لطف و کرم کا مستحق قرار دیا اور دوسروں پر فضیلت عطا فرمائی۔ ہمارے لئے اپنے شیعوں کے اوصاف بیان فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: مجھے قسم نہ دو، بہت جلد میں سب کے لئے بیان کروں گا۔ پھر آپ نے

امام کا ہاتھ پکڑا اور مسجد میں داخل ہو گئے۔ دو رکعت نماز بطور مختصر لیکن مکمل خشوع کے ساتھ بجا لانے کے بعد پھر اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ جب کہ حاضرین نے آپ کے گرد گھیرا ڈال رکھا تھا۔ آپ نے ہماری طرف منہ کیا اور خدا کی حمد و ثنا اور پیغمبر اکرمؐ پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا

اما بعد! خدا تبارک و تعالیٰ جس کی مدح و ثنا عظیم اور اسماء مقدس ہیں نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا اور انہیں بندگی کی طرف بلایا اور اپنی اطاعت ان پر واجب کی۔ علاوہ ان کے درمیان ان کی روزی اور زندگی کے وسائل کو تقسیم کیا اور ہر ایک کو اس کی مناسب جگہ پر رکھا اور دنیاوی لحاظ سے ہر ایک کو ایک خاص مقام اور مرتبہ عطا کیا درحالانکہ اس کی مقدس ذات ان تمام سے بے نیاز تھی۔ نہ اطاعت کرنے والوں کی اطاعت اسے کوئی فائدہ دیتی ہے اور نہ کسی نافرمان کی نافرمانی اسے کوئی نقصان پہنچاتی ہے۔ ساوی کہتا ہے امام علیہ السلام نے اپنی گفتگو کو جاری رکھا جب یہ کہا

کہ پھر امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنا دست مبارک ہمام کے شانے پر رکھتے ہوئے فرمایا!

جس نے شیعیان اہل بیت علیہم السلام کے اوصاف و خصوصیات اور پیغمبر خدا کے جنہیں خدا نے ہر طرح کی پلیدگی سے محفوظ رکھا کے بارے میں سوال کیا۔ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ شیعہ وہ ہیں جو خدا کی معرفت رکھتے ہوں اور اس کے احکام پر کاربند ہوں۔ یہی لوگ صاحب فضیلت اور لذت کے مستحق ہیں۔

ان کی بات سچی اور درست ہے، اپنے تن پر درمیانہ لباس پہنتے ہیں، بڑی عاجزی کے ساتھ راستہ چلتے ہیں دوسروں کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں اطاعت پروردگار میں سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ اس کی عظمت کے سامنے بندگی کے ساتھ خشوع کرتے ہیں۔ جو خدا نے ان پر حرام کیا ہے اپنی آنکھوں کو اس سے بند رکھتے ہیں اور اپنے کانوں کو علوم دینی اور مذہبی علمی مطالب کو سننے کے لئے وقف کرتے ہیں۔ بدحالی اور پریشانی میں ان کا حال اسی طرح ہوتا ہے جس طرح خوش حالی کے زمانے میں ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی مقدر کی ہوئی چیز پر راضی ہیں۔ اور اگر خدا کی طرف سے ان کی موت کا وقت معین نہ ہوتا تو آنکھ کے جھپکنے سے زیادہ دیر ان کے بدن میں جان

اپنے محبوب کے دیدار کے اجر کا شوق ہے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

عظم الخالق في انفسهم و صغر ما دونه في اعينهم فهم والجنة كمن رآها فهم على ارائكها متكئون وهم والنار كمن ادخلها فهم فيها معذبون.

"ان کی نظروں میں خالق وحدہ لاشریک با عظمت اور بلند مرتبہ ہے۔ ان کی اور جنت کی نسبت ایسے ہے جیسے کوئی جنت کو دیکھ رہا ہو اور اس میں تکیے لگائے ہوئے ہو اور دوزخ کے بارے میں ان کا اعتقاد ایسے ہے جیسے کوئی جہنم میں داخل ہوا ہو اور عذاب میں مبتلا ہو۔ (اور یقین کے اس بلند ترین مرتبے پہ حق الیقین ہے)۔"

ان کے دل غمگین رہتے ہیں اور لوگ ان کی بدی سے محفوظ رہتے ہیں۔ ان کے بدن کمزور اور لاغر ہیں۔ ان کی دنیوی خواہشات کم اور ہلکی ہیں۔ ان کا نفس عفیف و پاک ہے۔ (یعنی آلودگی اور پستی میں نہیں پڑتے۔ شہوات کے اسیر نہیں بنتے۔ چیزی سی شے کے لئے ذلت سے دوچار نہیں ہوتے) خدا کے ساتھ ان کی معرفت بہت زیادہ ہے۔ دنیا کو جس کی مدت تھوڑی مدت کے لئے ہے اور کم عرصے کے لئے ہے بڑے صبر و استقامت کے ساتھ بسر کرتے ہیں۔ لیکن ان کے لئے اس دنیا کے بعد بڑے لمبے عرصے کے لئے سکون و آرام ہے۔ اور یہ ایک سودمند اور نفع بخش تجارت ہے جو خدا وند مہربان نے ان کے لئے آسان فرمائی ہے۔

یہ لوگ بڑے ہوشیار اور عقلمند ہیں۔ جب بھی دنیا ان کی طرف رخ کرتی ہے تو خوشی کے ساتھ اس سے نہیں ملتے اور جب دنیا ان کے پیچھے آتی ہے تو اسے کمزور اور ناتواں کر دیتے ہیں اور ہرگز اس کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے۔

جب رات کا وقت ہوتا ہے تو عبادت کے لئے اٹھ جاتے ہیں، قرآن کی آیات کو بڑے غور و فکر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اپنے نفس مردہ کو مثالوں کے ذریعے نصیحت کرتے ہیں اپنی

یہ طرح بیماریوں کا علاج ان دعاؤں کے ساتھ کرتے ہیں جو ان کے اندر موجود ہیں۔ اور شفا حاصل کرتے ہیں۔ کبھی کبھی تو عظمت خدا کے سامنے اپنے آپ کو زمین پر گرا دیتے ہیں اور اپنے جسم کے سات اعضاء کو زمین پر رکھ کر خدا کے لئے سجدہ کرتے ہیں اور ان کی آنکھوں سے رخساروں پر آنسو جاری ہوتے ہیں۔ خداوند جبار کی مدح و ثنا کرتے ہیں اور آہ و زاری اور گریہ کے ساتھ اس سے دعا کرتے ہیں کہ انہیں اپنے عذاب سے نجات عطا فرمائے۔ وہ دن کے وقت بردبار، نیک سیرت اور پرہیزگار ہیں۔ خدا کے خوف نے ان کو کمزور کر دیا ہے اور اس تیر کی طرح نازک ہے جسے تراشا گیا ہو۔ جو کوئی ان کو دیکھتا ہے تو خیال کرتا ہے کہ بیمار ہیں حالانکہ وہ ہرگز کسی قسم کی بیماری میں مبتلا نہیں ہیں۔ یا خیال کرتے ہیں کہ وہ دیوانے ہیں جب کہ ان کو اس بات کا علم نہیں کہ یہ دیوانے نہیں ہیں بلکہ ان کو خدا کی عظمت اور اس کی قدرت میں فکر کرنے نے حیران و پریشان کر دیا ہے۔ خدا کی محبت نے ان کے دلوں کو پریشان حال کر دیا ہے اور ان کی عقل و ہوش کو ختم کر دیا ہے۔ جب بھی ان کو وقت ملتا ہے تو خدا کے لئے پاک و پاکیزہ اعمال کو بجا لانے کی طرف جلدی کرتے ہیں اور کبھی بھی تھوڑے نیک اعمال پر اکتفا نہیں کرتے۔ راضی نہیں ہوتے کبھی بھی اپنے زیادہ اعمال کو زیادہ شمار نہیں کرتے۔ ہر حال میں اپنے آپ کو خدا کے دربار میں کم اعمال بجا لانے والا اور غلطی کرنے والا خیال کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنے نفس کو عیب اور گناہ کے ساتھ متہم کرتے ہیں۔ جو اعمال اچھا سمجھے ہوتے ہیں ان سے ڈرتے ہیں اور جب بھی کوئی ان کی مدح و تعریف کرے تو جو کچھ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے اس سے خوف کھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔

انا اعلم بنفسی من غیری وربی اعلم بی اللھم لا تواخذنی بما یقولون، واجعلنی خیرا مما یظنون واغفرلی مالا یعلمون فانک علام الغیوب وستار العیوب

''میں اپنے بارے میں دوسروں سے زیادہ آگاہ ہوں اور میرا خدا مجھ سے زیادہ

[illegible]

کرتے ہیں اس سے ڈر لگتا ہے اور جو گناہ مجھ سے سرزد ہوتے ہیں
اور یہ لوگ نہیں جانتے ان کو بخش دے۔ بے شک تو پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا
اور عیبوں کو چھپانے والا ہے۔"

ان کے علاوہ ان میں سے ہر ایک کی علامت یہ ہیں کہ تو ان کو دینی امور میں بہت زیادہ طاقتور اور آگے آگے پائے گا۔ لوگوں کی دیکھ بھال ان کے ساتھ نرمی کے ساتھ پیش آنے میں احتیاط اور دوراندیشی سے کام لیتا ہے۔ اس کا ایمان یقین کے ساتھ ہے۔ علم اور دانش حاصل کرنے میں بڑا حریص اور احکام شرعی کو سیکھنے میں بڑی فہم و فراست اور شعور سے کام لیتا ہے۔ اپنے علم کو بردباری اور تحمل کے برداشت کرنے کے ساتھ زینت دیتا ہے۔ اور ہر حال میں نرمی اور پیار سے پیش آتا ہے۔ [illegible] ہوتا ہے۔

جب اس کے پاس دولت ہوتی ہے تو میانہ روی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ فقر و تنگدستی میں اپنے آپ کو بے نیاز اور باوقار ظاہر کرتا ہے۔ بلاؤں اور سختیوں میں بہت زیادہ صبر کرنے والا اور خدا کی عبادت میں خشوع کرنے والا ہوتا ہے۔

دوسرے لوگوں کے ساتھ مہربان اور حق کے راستے میں عطا کرنے اور لوگوں کو عطا کرنے میں خودداری نہیں کرتا۔ معاش زندگی کے حاصل کرنے میں نرمی اور اعتدال سے کام لیتا ہے۔ اپنی تمام طاقت اور توانائی کو اس کام میں صرف نہیں کر دیتا۔ حلال مال کے حصول میں کوشش کرتا ہے۔ لالچی اور حریص نہیں ہے۔ ناپاکی اور برائیوں کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا اور ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ ہدایت کے راستے میں سب سے آگے اور خوش ہے۔ اپنی خواہشات نفسانی پر کنٹرول رکھتا ہے۔ نیک کاموں کے انجام دینے میں استقامت سے کام لیتا ہے۔ جس چیز کا اسے علم نہیں ہے اسے مغرور نہیں کرتا۔ اپنے اعمال میں حساب کو ترک نہیں کرتا۔ تکلیف کے انجام دینے میں اپنے آپ کو مقصر اور سست جانتا ہے اور جو اچھے کام کئے ہیں ان کے بارے میں ڈرتا ہے۔ دن کا آغاز خدا کی یاد سے کرتا ہے اور اختتام اپنے پروردگار کا شکر ادا کرنے سے کرتا ہے۔

رات اس حال میں گزارتا ہے کہ خواب غفلت سے خوف زدہ اور دور ہے۔ صبح اس حال میں کرتا ہے کہ خدا کا فضل اور رحمت جو اس کے شامل حال ہے اس سے خوش حال ہے۔ اگر اس کا نفس اسے مجبور کرے کہ وہ ناپسند کام انجام دے تو نفس کی خواہش کو پورا نہیں کرتا۔

رَغْبَتُهُ فِيمَا يَبْقَى وَزَهَادَتُهُ فِيمَا يَفْنَى لَا يَزَالُ يَمْزُجُ الْعَمَلَ بِالْعِلْمِ وَالْعِلْمَ
بِالْحِلْمِ يَزُولُ دَائِماً نَشَاطُهُ بَعِيداً كَسَلُهُ قَرِيباً أَمَلُهُ قَلِيلاً زَلَلُهُ

"اس کی رغبت اور میلان اس چیز میں ہے جو باقی رہنے والی ہے اور اس چیز سے بے اعتنائی دکھاتا ہے جو فنا ہونے والی ہے اپنے عمل کو علم کے ساتھ ملا کر کرتا ہے اور اپنے علم کو بردباری کے ساتھ ملاتا ہے ہمیشہ خوش رہتا ہے سستی سے دور رہتا ہے لمبی لمبی امیدیں نہیں لگاتا۔ اس کی غلطیاں بہت کم ہیں۔"

موت کو کبھی نہیں بھولتا۔ ڈرنے والا دل رکھتا ہے ہمیشہ خدا کی یاد میں رہتا ہے اپنے نفس کو قناعت پر تیار کر رکھتا ہے۔ جہالت اور نادانی سے دور رہتا ہے۔ اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے۔ جو خواہشات لاابالی اس کے دین کو نقصان دیتی ہیں ان کو ختم کر دیتا ہے۔ اپنے غصے پر کنٹرول رکھتا ہے۔ اخلاق رذائل سے پاک و صاف ہوتا ہے اس میں کسی قسم کی ریاکاری نہیں ہوتی ہمسایہ اس سے تنگ نہیں ہوتا۔ کاموں میں سختی نہیں کرتا۔ ان کو بڑے آرام سے انجام دیتا ہے۔ اس کے وجود میں تکبر نہیں ہے صبر اور برداشت اس کے چہرے سے نمایاں ہے۔ بہت زیادہ خدا کا ذکر کرتا ہے۔ کسی بھی اچھے کام کو ریاکاری سے انجام نہیں دیتا۔ لوگ اس کی بھلائی کی امید رکھتے ہیں اور اس کے شر و بدی سے امان میں ہیں۔ اگر غافل لوگوں کے درمیان ہو تو غافل نہیں ہوتا۔ بلکہ ذاکرین اور خدا کی یاد کرنے والوں کی صف میں شمار ہوتا ہے۔ اگر ان لوگوں کے درمیان ہے جو خدا کی یاد کرتے ہیں تو غفلت سے کام نہیں لیتا۔ وہ غافل لوگوں کی لسٹ میں نہیں ہے۔ جو اس پر ظلم کرتا ہے اس سے چشم پوشی کرتا ہے جو کوئی اسے عطا و بخشش سے محروم کرے اسے عطا کرتا ہے اور محروم نہیں کرتا۔ جو اس سے لاتعلقی اختیار کرے اس کے ساتھ تعلق اور رشتہ پیدا کرتا ہے۔

ہے۔ مشکلات میں بڑے وقار سے ان کا سامنا کرتا اور سکون و آرام کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ مصائب اور آلام میں صابر اور آسائش و آرام کی حالت میں شکر گزار ہے۔ اپنے دشمن پر ستم نہیں کرتا' اپنے دوستوں کی وجہ سے گناہ کا ارتکاب نہیں کرتا۔ جو اس کے اندر نہیں ہوتا اس کا دعویٰ نہیں کرتا۔ اپنے خلاف گواہی ملنے سے پہلے ہی جو اس کے اوپر حق ہوتا ہے اس کا اعتراف کر لیتا ہے۔ جو چیز اس کے سپرد کریں کہ اس کی حفاظت کرتا اور اسے محفوظ رکھتا ہے اور ضائع نہیں کرتا۔ دوسروں کو غلط اور برے ناموں کے ساتھ نہیں پکارتا۔ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اس کے حق سے تجاوز نہیں کرتا۔ حسد اس پر غالب نہیں آتا۔ ہمسائے کو نقصان نہیں پہنچاتا اور مصیبت زدہ کو برا بھلا نہیں کہتا۔

مؤد للامانات، عامل بالطاعات، سريع الى الخيرات، بطيء عن المنكرات، يأمر بالمعروف ويفعله وينهى عن المنكر ويجتنبه

"امانتوں کو اہل امانت تک پہنچانے والا ہے' فرمانِ خداوندی پر عمل کرنے والا ہے' نیکیوں کی طرف جلدی کرنے والا ہے' برے کاموں کے لحاظ سے سست رفتار ہے۔ نیکیوں کا حکم دیتا ہے اور خود بھی انجام دیتا ہے' برائیوں سے روکتا ہے اور خود بھی اجتناب کرتا ہے' کاموں میں جہالت اور نادانی کے ساتھ داخل نہیں ہوتا۔ فخر اور نادانی کی وجہ سے حق کے مدار سے باہر نہیں نکلتا۔ اگر خاموشی اختیار کرے تو چپ رہنا اسے تھکاتا نہیں ہے' اگر بات کرے تو کلام کرنا اسے عاجز نہیں کرتا' ہنستے وقت اپنی آواز کو بلند نہیں کرتا' بلکہ اس کا ہنسنا تبسم کی صورت میں ہوتا ہے۔ جو کچھ خدا نے اس کے مقدر کیا ہے اس پر قانع ہے اور اسے کافی سمجھتا ہے' غیظ و غضب اسے جہل و بے باکی کی طرف مجبور نہیں کرتا۔ خواہشات نفسانی دنیوی اس پر غالب نہیں ہوتیں۔ لوگوں کے ساتھ بصیرت اور آگاہی کے ساتھ میل جول رکھتا ہے' ان سے حلال مال و صلح کے ساتھ جدا ہوتا ہے"

بات اس لئے کرتا ہے تاکہ بہرہ مند ہو اور فائدہ اٹھائے، کسی سے سوال اس لئے کرتا ہے تاکہ کسی مطلب کو سمجھ سکے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالتا ہے اور لوگ اس سے آرام اور سکون میں رہتے ہیں لوگوں کو آرام و راحت عطا کرتا ہے اپنی جان کو آخرت کی خاطر رنج و تکلیف میں ڈالے ہوئے ہے۔ اگر اس پر ظلم ہو تو صبر کرتا ہے تاکہ خدا تعالیٰ اس کی مدد و نصرت کرے۔"

وہ نیک گذشتگان کی اقتداء کرتا ہے اور خود آئندہ آنے والے اچھے اور نیک لوگوں کے لئے اچھائی کا ایک نمونہ ہے۔

یہ لوگ خدا کے کلام سے دستور و رہنمائی کے فرمانبردار، زمین اور اس کے بندوں کے درمیان میں چمکتے ہوئے چراغ ہیں۔ یہ لوگ ہمارے شیعہ اور دوست ہیں۔ ہم میں سے ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں۔ آہ میں کس قدر ان کے دیدار کا مشتاق ہوں۔

اس وقت ہمام بن عبادہ نے دل سے آہ کھینچی اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ جب اسے ہلایا گیا تو پتہ چلا کہ اس دنیا سے جا چکا ہے۔ (خدا اس پر رحمت کرے) ربیع نے جب کہ آنسو بہا رہا تھا عرض کیا: یا امیر المومنین! آپ کے وعظ و نصیحت نے میرے بھتیجے کے دل پر کتنی جلدی اثر کیا ہے اور اسے ہلاک کر دیا ہے۔ اس کی روح پروردگار کی طرف لے گیا ہے میری خواہش ہے کاش میں اس کی جگہ پر ہوتا۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: سچی نصیحتیں اسی طرح اہل نصیحت میں اثر کرتی ہیں، جو حق کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوتے ہیں خدا کی قسم میں اس کے متعلق اسی آنے والی حالت کے بارے میں ڈرتا تھا۔ وہاں موجود ایک شخص نے عرض کیا یا امیر المومنین! پس آپ کی اس گفتگو نے خود آپ میں جو اس کے کہنے والے ہیں اور اس سے آگاہ بھی ہیں اثر کیوں نہیں کیا؟ حضرت نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر ہر ایک کے لئے موت کا وقت معین ہے؟ کوئی اس سے تجاوز نہیں کر سکتا اور اس کا کوئی نہ کوئی سبب اور علت ہے جس سے وہ منہ نہیں موڑ سکتا۔ خاموش ہو جا اور دوبارہ ایسی بات نہ کرنا، یہ بات شیطان نے تیری زبان پر